متضاد کیفیات کی قرآنی تصویر

محمد عبداللہ جاوید

بسم اللہ الرحمن الرحیم

متضاد کیفیات کی قرآنی تصویر

انسانی زندگی دو متزاد چیزوں سے اکثر جوجتی رہتی ہے۔ یایوں کہئے کہ دو الگ الگ چیزوں کے امتزاج اور ان کی درمیانی کشمکش ہی سے انسانی زندگی ہے۔ دنیا میں قدم رکھتے ہی رات اور دن کے الٹ پھیر سے زندگی کی اسی کشمکش کا آغاز ہوتا ہے۔ جب یہ کشمکش ختم ہوتی ہے تو انسانی زندگی کا بھی خاتمہ ہو جاتا ہے۔ گویا پیدائش کے بعد ہی سے انسان بخوبی واقف ہو جاتا ہے کہ اس کو بدلتے دنوں اور راتوں کی کشمکش کے ساتھ زندگی گزارنی ہے۔

عمر میں اضافہ کے ساتھ' دو متزاد چیزوں کا الگ الگ طریقے سے ظہور ہونے لگتا ہے۔ کبھی خوشی کبھی غم' کبھی ناکامی کبھی کامیابی' کبھی خوشحالی تو کبھی تنگ دستی' کبھی غلبہ تو کبھی مغلوبیت۔ یہی الٹ پھیر 'دنوں مہینوں اور سالوں کے ترجمان بن جاتے ہیں۔ اس صورت حال میں انسان چاہے تو اپنے عقل و شعور کا استعمال کرتے ہوئے روشنی میں رہنا پسند کر سکتا ہے یا پھر اندھیروں میں۔ خوشی اور غمی' دونوں حالتوں میں اپنے رب کا شکر ادا کر سکتا ہے یا پھر صرف خوشی ملنے پر ہی خدا سے تعلق قائم رکھ سکتا ہے' سب کا اسے اختیار حاصل ہے۔

آپ کہہ سکتے ہیں کہ جیسے زندگی رات اور دن کے باری باری آنے سے چلتی ہے' ویسے ہی انسان کا ایک کامیاب زندگی بسر کرنا' ہر موڑ پر پیش آنے والی دو متزاد چیزوں سے متعلق صحیح طرز عمل پر منحصر ہوتا ہے۔

انسانی زندگی گویا اسی کشمکش کا نام ہے۔ کامیاب وہ ہیں جو ہر حال' اپنے رب کو یاد رکھتے ہیں' اسی کی بندگی بجالاتے ہیں' اسی سے اپنی مرادیں اور تمنائیں وابستہ رکھتے ہیں۔ بہار ہو کہ خزاں

لاالہ الااللہ‘ دراصل اہل ایمان کے اسی مثالی طرزِ عمل کا ترجمان ہے۔ وہ ہر حال اپنے رب کے دامن سے چمٹے رہتے ہیں۔ قرآن مجید میں دو متزاد کیفیات اوران سے متعلق انسانی رویوں کا بخوبی موازنہ پیش کیا گیا ہے۔ایک وہ ہیں جو اپنے رب سے ڈرتے ہیں اور اسکے احکامات بجا لاتے ہیں‘ چاہے انکے انفرادی واجتماعی حالات کیسے ہی کیوں نہ ہوں‘ یہ انکی قرآنی تصویر ہے:

الَّذِينَ يُنْفِقُونَ فِي السَّرَّاءِ وَالضَّرَّاءِ وَالْكَاظِمِينَ الْغَيْظَ وَالْعَافِينَ عَنِ النَّاسِ وَاللَّهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ - سورہ آل عمران: ۱۳۴

جو ہر حال میں اپنے مال خرچ کرتے ہیں خواہ بدحال ہوں یا خوش حال، جو غصے کو پی جاتے ہیں اور دوسروں کے قصور معاف کر دیتے ہیں ایسے نیک لوگ اللہ کو بہت پسند ہیں۔

رِجَالٌ لا تُلْهِيهِمْ تِجَارَةٌ وَلا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللَّهِ وَإِقَامِ الصَّلاةِ وَإِيتَاءِ الزَّكَاةِ يَخَافُونَ يَوْمًا تَتَقَلَّبُ فِيهِ الْقُلُوبُ وَالأَبْصَارُ - سورہ النور: ۳۷

اُن میں ایسے لوگ صبح وشام اُس کی تسبیح کرتے ہیں جنھیں تجارت اور خرید وفروخت اللہ کی یاد سے اور اقامت نماز وادائے زکوٰۃ سے غافل نہیں کردیتی وہ اُس دن سے ڈرتے رہتے ہیں جسمیں دل الٹنے اور دیدے پتھرا جانے کی نوبت آجائے گی۔

اور ایک وہ جو مطلبی اور موقع پرست ہوتے ہیں‘ جب اچھا ہو تو رب بھی اچھا اور رب سے تعلق بھی اچھا‘ اور اگر برا ہوا تو سب برا‘ قرآن مجید اس منفی طرزِ عمل کو یوں پیش کرتا ہے:

فَأَمَّا الإِنْسَانُ إِذَا مَا ابْتَلاهُ رَبُّهُ فَأَكْرَمَهُ وَنَعَّمَهُ فَيَقُولُ رَبِّي أَكْرَمَنِ ۝ وَأَمَّا إِذَا مَا ابْتَلاهُ فَقَدَرَ عَلَيْهِ رِزْقَهُ فَيَقُولُ رَبِّي أَهَانَنِ - سورہ الفجر: ۱۵ -۱۶

انسان کا حال یہ ہے کہ اس کا رب جب اُس کو آزمائش میں ڈالتا ہے اور اُسے عزت اور نعمت دیتا ہے تو وہ کہتا ہے کہ میرے رب نے مجھے عزت دار بنا دیا۔اور جب وہ اُس کو آزمائش میں ڈالتا ہے اور اُس کا رزق اُس پر تنگ کر دیتا ہے تو وہ کہتا ہے کہ میرے رب نے مجھے ذلیل کر دیا۔

دور حاضر کا انسانی رویہ 'اس پہلو سے قابل غور ہے کہ خوشی اور غمی کے موقع پر اس کا توازن بری طرح بگڑ جاتا ہے۔ معلوم ہی نہیں ہوتا کہ کیا یہ وہی انسان ہے جس کی ایک ایک سانس اس کے رب کی امانت ہے ؟اور جب غم کا ماحول ہو اور مصیبتوں اور مشکلات کا سامنا ہو تو ایسا لگتا ہے کہ اس کے پاس کچھ نہیں 'نہ عقل نہ شعور نہ عزم نہ حوصلہ 'وہ بس ایک مٹی کا پتلا ہے کہ ناسازگار حالات کی بنا ساکت اور جامد کھڑا ہے۔

آپ بخوبی جان سکتے ہیں کہ خوشی کے موقع پر لوگوں کے رویے کیسے ہوتے ہیں ؟مال 'وقت اور صلاحیتوں کے زیاں کا اندازہ کرنا بھی بسا اوقات مشکل ہو جاتا ہے۔حالانکہ اہل ایمان کو اس سلسلہ میں واتقوا الله کہہ کر بطور خاص تاکید کی گئی ہے لیکن کیا کہئے کہ موسم بہار (مسرت وشادمانی) کے موقع سے ان کی خوشی منانے کی حدیں وہ تمام حدود پار کر جاتی ہیں جو اللہ اور اسکے رسول ﷺ نے متعین فرمائے ہیں۔

اور رہی بات غم وپریشانی کی 'مغلوبیت اور مظلومی کی 'وطن عزیز میں ہماری صورت حال بڑی عجیب ہے۔ اللہ اور اسکے رسول ﷺ اور کتاب وسنت کی بنیاد پر ہمارے درمیان جو محبت واتحاد ہونا چاہئے اس کی بڑی کمی محسوس ہوتی ہے۔ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ہم ایکدوسرے کیلئے اجنبی ہیں 'ہمارے مسالک 'ہماری تنظیمیں اور ادارے 'ہمارے باہمی تعاون کیلئے حجاب بنتے جارہے ہیں۔یہی وجہ ہے کہ اس ملک میں کروڑوں کی تعداد میں ہونے کے باوجود ہمارا کوئی وزن نہ سماجی طور پر محسوس کیا جاتا ہے اور نہ ہی سیاسی طور پر 'نہ تعلیمی میدان کی اور نہ ہی

معاشی میدان کی کوئی نمایاں کارکردگی سامنے آتی ہے۔ جبکہ چھوٹی چھوٹی قومیں اور برادریاں ریاستی و قومی سطح پر اپنی شناخت بنانے میں کامیاب نظر آتی ہیں۔ ہماری لاتعلقی اور دینی احکامات سے متعلق بے حسی نے ہمیں بہت پیچھے دھکیل دیا ہے۔

مطلوب یہ ہے کہ ہر دو صورت میں اللہ اور اسکے رسول ﷺ کی فرمانبرداری کو اپنے اوپر لازم کرلیا جائے۔ اور یہ بات یاد رکھی جائے کہ زندگی کی سانسیں اسی رب کی دی ہوئی ہیں، یہ مہلت زندگی، یہ وسائل و اسباب سب اسی کے ہیں۔ ہم بھی اسکے اور یہ حالات بھی اسکے۔ بحیثیت مسلمان، ہم اپنے رب سے جان و مال کا سودا کرچکے ہیں، ہم بک چکے ہیں، رب نے ہمارے جان و مال جنت کے بدلے خرید لئے ہیں۔ لہذا جو لوگ اپنے رب کے ہاں بک جاتے ہیں، ان کی اپنی کوئی مرضی، خواہش اور تمنا نہیں ہوتی بلکہ وہ تو اپنے رب کی پسند اور ناپسند کو اپنی زندگی کا مقصد بنالیتے ہیں اور اللہ کے رنگ میں رنگتے ہوئے اس کی مرضی سے ہم آہنگ ہو جاتے ہیں، قرآن مجید انکی ایمانی و اخلاقی بلندیوں کو یوں ظاہر کرتا ہے:

....مَا لَنَآ اَلاَّ نَتَوَكَّلَ عَلَى اللّٰهِ وَقَدْ هدٰ نَا سُبُلَنَا.... سورہ ابراھیم: ۱۲

ہم کیوں نہ اللہ پر بھروسہ کریں جب کہ ہماری زندگی کی راہوں میں اس نے ہماری رہنمائی کی ہے۔

....مَا مَكَّنِّيْ فِيهِ رَبِّيْ خَيرٌ.... سورہ الکھف: ۹۵

جو کچھ میرے رب نے مجھے دے رکھا ہے وہ بہت ہے۔

...لَّنْ يُّصِيبَنَآ اِلاَّ مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَنَا ج هوَ مَوْلٰنَا.... سورہ التوبۃ: ۵۱

ہم پر کوئی مصیبت نہیں آتی مگر وہی جو اللہ نے ہمارے مقدر میں لکھ رکھی ہے۔

وہی ہمارا حامی و مددگار ہے۔

....إِنِّي أَحْبَبْتُ حُبَّ الْخَيْرِ عَنْ ذِكْرِ رَبِّي .... سورہ ص: ۳۲

میں نے اس مال کی محبت اپنے رب کی یاد کی وجہ سے اختیار کی ہے۔

بہار ہو کہ خزاں لاالہ الا اللہ کا نغمہ ایسے ہی بے لوث بندگان خدا سے ممکن ہے کہ حالات چاہے سازگار ہوں کہ ناسازگار، ہر طرح کے شکوے اور اندیشے سے بے نیاز ہو کر راہ خدا میں اس قدر مصروف رہتے ہیں کہ انکے حرکت و عمل سے اسی نغمہ توحید کی صدائیں ہر سو سنائی دینے لگتی ہیں۔ایسے ہی جیالوں کے لئے رسول اکرم ﷺ کے یہ فرمان صادق آتے ہیں کہ پر فتن دور میں بھی وہ انسانی معاشروں کیلئے سراپا خیر ورحمت بن جاتے ہیں:

رَجُلٌ فِیْ مَا شِیتِہٖ یؤَدِّیْ حَقَّھا وَیعْبُدُرَبَّہٗ

ایک تو وہ شخص جسکی ملکیت میں جانور ہوں اور وہ انکا حق ادا کرتا ہو

اور ساتھ ہی اپنے رب کی عبادت کرتا ہو

وَرَجُلٌ اخِذٌ بِرَأْسِ فَرَسِہٖ یخِیفُ الْعَدُوَّ وَیخوِّفُوْنَہٗ

اور دوسرا وہ شخص جو اپنے گھوڑے کا سر پکڑ کر نکلے دشمن اس سے خوف زدہ ہوں اور وہ اس کو ڈراتے ہوں۔

(حضرت ام مالکؓ-ترمذی)

اَدُّوْا الْحَقَّ الَّذِیْ عَلَیکُم وَ سَلُوْا اللہَ الَّذِیْ لَکُمْ

اپنے اوپر واجب ذمہ داریاں ادا کرتے رہو اور اپنے حقوق اللہ تعالیٰ سے مانگو۔

(حضرت عبداللہ ابن مسعودؓ-مسند احمد)

خَیرُکُمْ مَنْ یُّرْجٰی خَیرُہٗ وَ یؤمِنُ شَرُّہٗ

تم میں سے اچھے وہ ہیں جن سے ہمیشہ خیر کی توقع ہو اور ہر طرح کے شر سے امان میسر آئے۔

(حضرت ابو ھریرہؓ-ترمذی)

Sri Shrinivas Complex, # 3-12-71,
2nd Floor, Beside Noble Hospital,
Beroon Quila, Raichur - 584101
email: ajacademyraichur@gmail.com